11۔ شیر ازاور کنار آب رکنا باد وغیرہ

ابنِ انشا

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
شیراز	ایران کا ایک قدیم شہر	رُکنا باد	شیراز کی ایک سیرگاہ
داتنیں کاٹنا	مسواک کی لکڑی کاٹنا	چشم	بہ سرو چشم، یعنی بہت اچھا
زخاکِ سعدی اگر بویم	سعدی شیرازی کے قبر کی مٹی سے عشق کی خوش بو آ رہی ہے۔ اگر اس کے مرنے کے ہزار سال بعد بھی اسے سونگھو	کاریڈور	برآمدہ
زندہ است نام فرخ نوشیرواں	فرخ نوشیرواں کا نام زندہ ہے	قافلۂ وزدان بر س،رکو ہے	چوروں کا قافلہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھا
حافظ	حفظ کرنے والا، یہاں مراد فارسی کے مشہور شاعر حافظ شیرازی	گلِ صد برگ	ایک پھول کا نام، سو پتیوں والا پھول
غنچۂ نو شگفتہ	تازا کھلا ہوا پھول	وکیل الرعایہ	رعایہ کا وکیل، یہاں مراد ورعایہ کا خادم
جمشید	ایران کا ایک بادشاہ	تومان	ایرانی سِکہ
منصور	منصور حلّاج	انا الحق	بے شک میں حق ہوں
گے	کتنے	کوس	تقریباً تین سو گز کا فاصلہ

پانی چوانے والا	پانی ٹپکانے والا	اے آمدنت باعث آبادیِ ما	آپ کا آنا میرے لیے خوشی کا باعث ہے
دارا	ایران کا بادشاہ	یُدھ	جنگ
بِنا	بنیاد	مسطّع	ہموار
ٹھنٹھ	کٹا ہوا بازو، کٹا ہوا تنا	رفیع الشان	عظیم الشان
صد ستون محل	سو ستونوں پر قائم محل	مرتسم	نشان کیا گیا، مہر لگایا گیا
قربان نت شوم	تیرے قربان جاؤں		

مشق

سوال نمبر ا۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات لکھیں۔

(الف) مصنف سحر خیزی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب: ان لوگوں پر ہمیں رشک تو خیز کبھی نہیں آیا؛ تعجب ہمیشہ ہوا ہے، جو صبح اُٹھ بیٹھتے ہیں۔ چرند پرند کی اور بات ہے، انسانوں کا اتنا سویرے اٹھنا ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں لحاف کے اندر جو مزے کی غنودگی ہوتی ہے، اِس کا لطف صبح اٹھنے والے بے نصیب کیا جانیں۔

(ب) حافظ کے مزار پر ان کے دیوان کا نسخہ کیوں رکھا جاتا تھا؟

جواب: یہاں فال کے لیے دیوان کا ایک نسخہ رکھا رہتا ہے۔

(ج) شیخ سعدی کے مزار پر مصنف کی کیا کیفیت ہوئی؟

جواب: احاطے کے اندر داخل ہوتے ہی طبیعت ایک عجیب سرور سے آشنا ہوئی۔ یوں لگتا تھا کہ ذرہ ذرہ دامن کشاں ہے۔ جب مزار سے عورتیں رخصت ہو گئیں، ہم فاتحہ کے لیے بڑھے۔ لیکن جانے کیا ہوا معاً جی بھر آیا اور ہم نے فاتحہ کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب رواں تھا۔ جتنا ضبط کرنے کی کوشش کرتے تھے، سیلاب اور اُمڈتا تھا۔

(د) ڈرائیور منصور کی انگریزی کے بارے مین مصف نے کیا مثال پیش کی؟

جواب: ڈرایور کا نام منصور تھا اور اس نے دعوی کیا کہ مجھے تھوڑی انگریزی بھی آتی ہے۔ یہ دعوی اس کے ہمنام منصور کے دعوی انا الحق سے بھی زیادہ مبالغہ آمیز تھا، کیونکہ اصل میں اسے صرف ایک لفظ آتا تھا: Yes اور اسے وہ مسلسل اور متواتر استعمال کرنے پر مصر تھا۔ ہم فارسی میں لمبی چوڑی گفتگو کرتے تھے اور وہ Yes کہہ کر فارغ ہو جاتا تھا۔ گفتگو کم وبیش یوں ہی رہی تھی۔

مثالیں: سوال: (فارسی میں) میاں منصور! تم شیراز کے رہنے والے ہو یا باہر کے۔

جواب: yes

سوال: یہاں سے اصفہان کے کوس پر ہے۔

جواب: yes

سوال: ہمارا جہاز ساڑھے تین بجے روانہ ہوتا ہے یا چار بجے۔

جواب: yes

(ہ) دارا اور سکندر کون تھے؟

جواب: دارا ایران کا مشہور بادشاہ تھا۔ جس کی سلطنت کی حدیں بہت وسیع تھیں۔ جبکہ سکندر اعظم (323 تا 350 قبل مسیح) مقدونیہ (یونان) کا حکران تھا سکندر اعظم نے ارسطو جیسے استاد کی صحبت پائی۔ سکندر اعظم نے ایران پر حملہ کر کے دارا کو شکست دی اور اس کو قتل کر کے اس کی سلطنت کا خاتمہ کر دیا۔

(و) ڈرائیور منصور اور مصنف کے درمیان کرائے کا کیا معاملہ پیش آیا؟

جواب: مصنف نے واپسی پر دل ہی دل میں حساب لگایا کہ جب ڈرایور کو کل 30 تومان دے دوں گا تو ڈرایور منصور انہیں شکریے کے ساتھ قبول کر لے گا۔ لیکن منصور 35 لینے پر بضد تھا۔ اس لیے مصنف ک

35 تومان ہی ادا کرنے پڑے جس پر منصور شکریہ یا خدا حافظ کہے بغیر چلا گیا۔ چناچہ مصنف کو 35 تومان ہی ادا کرنے پڑے کیونکہ وہ جہاز سے لیٹ ہو رہا تھا اور جھگڑے فساد کے موڈ میں نہیں تھا۔

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) نہ زبان سے علاقہ، نہ ادب و تہذیب سے نسبت۔ ایک کیمرہ لٹکایا۔ میم کو ساتھ لیا، جہاں کی تعریف سنی اُدھر سدھارے۔

جواب: وضاحت:

ابن انشا شیراز کے ہوئی اڈے پر نظر آنے والے امریکن ٹورسٹ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ سیاح نہ زبان سے کوئے ی تعلق رکھتے ہیں کہ لوگ کون سی زبان بولتے ہیں اور نہ ان کو کسی ادب اور تہذیب سے نسبت ہوتی ہے۔ وہ ان چیزوں کا کوئی خیال نہیں رکھتے۔ ایک کیمرہ گلے میں لٹکا کر چل پڑتے ہیں ایک ان کے پاس خاتون ہوئی ہے۔ جس علاقے کی وہ تعریف سنتے ہیں بس اس کو دیکھنے کے لیے فوراً اُدھر کا رُخ کر لیتے ہیں۔

(ب) ہم نے فاتحہ کے لیے ہاتھ اٹھائے، تو آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب رواں تھا، جتنا ضبط کی کوشش کرتے تھے، سیلاب اور امڑتا تھا۔

جواب: ابن انشا شیخ سعدی سے اپنے دیرینہ لگاو کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ہم نے جونہی مزار پر فاتحہ کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سلاب امنڈ پڑا۔ جتنا ہم اس کو روکنے کی کوشش کرتے تھے آنسوں اور زیادہ نکل آتے تھے، کیونکہ بچپن سے اب تک میری اور سعدی کی ایک مضبوط اور روحانی دوستی ہو گی تھی۔

(ج) ان سے فریاد استغاثہ کیا کرتے؟ منصور ہم سے اچھی اور تیز فارسی بولتا تھا، ممکن ہے ہم مقدمہ جیت بھی جاتے، لیکن اصفہان کا جہاز ضرور چھوٹ جاتا۔

جواب: ابن انشا شیراز کے ایک ٹیکسی ڈرایور منصور کے بارے میں بتاتے ہیں جو کہتا تھا کہ میں بہت اچھی انگریزی بول سکتا ہوں۔ مصنف کی ان سے کرائے پر اَن بَن ہو گی لیکن منصور فارسی بولنے میں ماہر تھا۔ اس بات کا امکان تھا کہ مصنف مقدمہ جیت بھی جاتے اور منصور کو 35 روپے کی بجائے 30 روپے دیتے۔ لیکن مقدمہ جیتے جیتے اصفہان کا جہاز اڑ جاتا اور انھیں الٹا نقصان اٹھانا پڑتا۔ مصنف کو 35 تومان ہی ادا کرنے پڑے کیونکہ وہ جہاز سے لیٹ ہو رہا تھا اور جھگڑے فساد کے موڈ میں نہیں تھا۔

(د) یہاں کے آثار کچھ تہران چلے گئے، کچھ اپنے آبا کی کتابوں کی طرح لندن اور پیرس ہیں۔

جواب: ابن انشا ایران کے تاریخی شہروں تخت جمشید، پازرگاد اور اصطخر کے آثار قدیمہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہاں پر اب ایک چھوٹا سا عجاب گھر ہے۔ جس میں لچھ آثار ڑے ہوئے ہیں۔ باقی چیزیں یا تو تہران لے گیا ہے یا ہمارے آباو اجداد کی کتابوں کی طرح کوئی ان کو اس طرح لندن اور پیرس لے گیا ہے۔ جس طرح مسلمانوں کی کتابوں کو اسپین فتح کرنے کے بعد انگریز لے گے تھے۔ اور باقی دیگر قیمتی چیزیں فرانسیسی پیرس لے گیا۔

(ہ) اس نے دعوی کیا کہ مجھے تھوڑی انگریزی بھی آتی ہے۔ یہ دعوی اس کے ہم نام منصور دعوے انا الحق سے بھی زیادہ مبالغہ آمیز تھا۔

جواب: مصنف کو جو ٹیکسی ڈرائیور ملا تھا اس کا نام منصور تھا اس نے یہ دعوی، کیا اسے تھوڑی بہت انگریزی بھی آتی ہے۔ ان کا یہ دعوی اتنا جھوٹا تھا جس طرح کا دعوی منصور حلاج نے حجاج بن یوسف کے زمانے میں کہا تھا یعنی "ان الحق" (میں خدا ہوں) اسی نعرے پر حجاج نے ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

سوال نمبر ۳۔ امدادی فعل کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

جواب: امدادی فعل (Helping verb) وہ فعل ہوتا ہے جو منفی، سوالیہ، مجہول فعل بنانے کے لیے دوسرے افعال کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: جانا، ہونا، کرنا، سکنا، وغیرہ۔

سبق میں سے امدادی فعل کی مثالیں:

وصیعت کر دی، اُٹھ بیٹھتے ہین، ہیں؛ ہے؛ رہے ہوتے ہیں؛ گے؛ تھے؛ چاہیے تھا؛ رہے تھے؛ جاتا ہے؛ جاسکتے ہیں؛ رہی تھیں؛ دیں گے۔

سوال نمبر ۴۔ درج ذل الفاظ و تراکیب کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔

قدامت و عظمت، غنوگی۔ دیوان خاص، رفیع الشان، عفریت، خانہ زاد، بھلا مانس۔

الفاظ	جملوں میں استعمال
قدامت و عظمت	بادشاہی مسجد لاہور مسلمانوں کی قدامت و عظمت کی نشانی ہے۔
غنودگی	گاڑی چلاتے وقت ڈرائیور پر غنودگی چھانے کی وجہ سے حادثہ رونما ہو گیا۔
دیوانِ خاص	بادشاہ کے دیوانِ خاص میں مخصوس لوگوں کو داخلے کی اجازت ہوتی تھی۔
رفیع الشان	دبئی میں نے شمار رفیع الشان عمارتیں تیزی کے ساتھ تعمیر ہو رہی ہیں۔
عفریت	دہشت گردی کے عفریت کی وجہ سے پاکستان کو بےپناہ قصان کا سامنا کرنا پڑا۔
خانہ زاد	اسلم ہمارا پرانا خانہ زاد ہے جس کی وجہ سے ہم اس پر بے پناہ اعتماد کرتے ہیں۔
بھلا مانس	آج کل کے زمانے میں بھلا مانس آدمی کا جینا دشوار ہے۔

سوال نمبر ۵۔ سفرنامے کی تعریف کریں اور اس کے فنی لوازمات لکھیں۔

جواب: سفرنامہ:

سفرنامہ نگاری دنیا کے ہر ادب کی ایک مستقل صنف رہی ہے وہ تحریر جو سیاح دوران سفر یا اختتام سفر پر اپنے مشاہدات و کیفیات اور اکثر اوقات قلبی واردات سے مرتب کرے اس کو سفرنامہ کہتے ہیں۔

سفرنامہ کے فنی لوازمات:

سفرنامہ کے فنی لوازمات میں سب سے پہلے سفر ضروری ہے۔ کیونکہ سفر کے بغیر سفرنامہ وجود میں نہیں آسکتا۔ اس کے بعد ایک سفرنامہ نگار ہلکے پھلکے ادبی انداز کو اپنا کر سفرنامہ لکھتا ہے۔ اس کے لیے زبان و بنیان کی چاشنی، خارجی منظر نگاری، تاریخ، جغرافیہ، تہذیب و ثقافت اور علم و دانش کے علاوہ معنی آفرینی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جدید سفرنامہ نگاروں میں محمود نظامی، بیگم اختر ریاض الدین، عطاء الحق قاسمی، ابن انشا اور مستنصر حسین تارڑ وغیرہ کے نام اہم ہیں۔